﴿الشَّمسُ وَالقَمَرُ بِحُسبَانٍ﴾

سنِ عیسوی کی حقیقت

ایک علمی تحقیق

پیش لفظ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

www.sukkurvi.com

مرتب

مولانا محمد سلمان سکھروی صاحب

استاد جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com

سَنِ عیسوی کی حقیقت

ایک علمی تحقیق

The Truth about the Gregorian Calendar

صوموا لرؤیتہ

وافطروا لرؤیتہ فإن غم علیکم

فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین

ترجمہ

چاند دیکھ کر روزہ رکھو! اور چاند دیکھ کر روزہ کھولو!

(یعنی روزہ رکھنا موقوف کردو!) اور اگر مطلع ابر آلود

ہو (یعنی چاند بادلوں کی وجہ سے دکھائی نہ دے) تو

شعبان کے تیس دن کی گنتی پوری کرو! (یعنی اس

کے بعد رمضان کے روزے رکھنا شروع کرو!)۔

www.sukkurvi.com

﴿الشَّمسُ وَالقَمَرُ بِحُسبَانٍ﴾

سَنِ عیسوی کی حقیقت

ایک علمی تحقیق

اس کتابچہ میں درجِ ذیل سوالات کا تحقیقی جواب ہے۔

- کیا مروجہ عیسوی کیلنڈر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش کے حساب سے وضع کیا گیا ہے؟
- کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ ولادت معلوم ہے؟
- کیا ۲۰۱۸ کے ہندسے اس بات کی درست نشاندہی کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کو دو ہزار اٹھارہ سال گذر چکے ہیں؟
- مروجہ عیسوی کیلنڈر کی اصل حقیقت کیا ہے؟
- نیا سال (نیوائیر) منانے اور اس کی مبارک باد دینے کا کیا حکم ہے؟
- ہجری سَن و تاریخ شعائرِ اسلام میں سے ہے اور اس کو یاد رکھنا فرض کفایہ ہے۔

پیش لفظ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مرتب

مولانا محمد سلمان سکھروی صاحب

استاد جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com

حقوقِ طبع محفوظ ہیں

بااہتمام : شاہد محمود

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی

طبعِ اول: ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۷ مئی ۲۰۱۸ء ش

موبائل : 0300-8245793

ای میل : shahidflour68@gmail.com

www.sukkurvi.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴
احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی

موبائل : 0300-2831960
ٹیلی فون : 021-35032020
021-35123161
ای میل : Imaarif@live.com

ادارۂ اسلامیات
اردو بازار کراچی
ٹیلی فون: 021-32722401

فہرستِ عنوانات

عنوانات	صفحہ نمبر
پیش لفظ حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب مدظلہم	۷
تصدیق حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم.....	۹
عرضِ حال	۱۰
استفتاء	۱۵
الجواب حامداً ومصلیاً	۱۶
مروّجہ عیسوی کیلنڈر کی اصل حقیقت	۱۷
مروّجہ عیسوی کیلنڈر دراصل شمسی کیلنڈر ہے.....	۲۱
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش کا صحیح علم نہیں.....	۲۲
داستانِ ماہ وسال اور قمری مہینوں کی اہمیت.....	۲۴
کبیسہ	۲۶
قمری سال	۲۷
شمسی سال	۲۸

www.sukkurvi.com

عنوانات	صفحہ نمبر

سنۂ ہجری ۲۹

شمسی اور قمری حساب قرآنِ کریم کی روشنی میں ۳۱

شرعی احکام میں قمری تاریخ کا حساب ہی متعین ہے ۳۳

قمری تاریخوں کو یاد رکھنا فرضِ کفایہ ہے ۳۴

شرعی احکام میں قمری تاریخ کی حکمت ۳۵

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ متعین ہے ۳۵

انبیاء علیہم السلام کے شرائع میں تاریخ کا حساب رات سے ہوتا ہے ۳۶

نظامِ شمسی اور قمری اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتیں ہیں ۳۶

نیا سال منانے اور اُس کی مبارکباد دینے کا حکم ۳۷

نئے سال کے آغاز پر دعاءِ خیر کرنے کا حکم ۳۸

مہینہ کے آغاز کی دعاء ۳۸

رات کے آغاز کی دعاء ۳۹

دن کے آغاز کی دعاء ۳۹

مآخذ ومراجع ۴۱

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للّٰہ ربِّ العالمین، والعاقبة للمتقین، والصلوٰة والسلام علی رسوله الکریم محمد وآله وأصحابه أجمعین إلی یوم الدین، أما بعد،

بچپن سے یہی سنا، یہی لکھا، یہی دیکھا کہ ہجری سَن مسلمانوں کا سَن ہے اور مروجہ عیسوی سَن عیسائیوں کا سَن ہے جو حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخِ ولادت سے شروع ہوتا ہے اور عام طور پر یہی مشہور بھی ہے، اس لئے ۲۰۱۸ کے آخر میں اکثر ''ع'' یا ''میم'' (میلادی) لکھا جاتا ہے جو اِسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جب اس کی تحقیق کا سوال عزیزم مولوی محمد سلمان سَلَّمَهٗ وزَادَهٗ عِلْماً وعَمَلاً کے پاس آیا اور موصوف نے ماشاءاللہ خوب محنت سے اس کی تحقیق کی تو یہ حقیقت کُھل کر سامنے آئی کہ عیسوی سن کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخِ ولادت کی طرف کرنا درست نہیں،

www.sukkurvi.com

کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخِ ولادت محفوظ نہیں بلکہ دراصل یہ سَن ''شمسی'' ہے جیسا کہ اسلامی سَن ''قمری'' ہے۔

اس تحقیق کے بعد اس طرف رجحان ہوا کہ یہ ایک استفتاء کے جواب میں لکھی گئی ہے جو دارالافتاء کے رجسٹر نقلِ فتاویٰ (تبویب) میں محفوظ ہوجائے گی، جبکہ عام مسلمانوں کو بھی اس سے آگاہی کی ضرورت ہے، اس لئے اس کو کتابچہ کی شکل میں شائع کرنا مناسب معلوم ہوا تاکہ عام مسلمان بھی سنِ عیسوی کی حقیقت سے باخبر ہوں۔

دل سے دعاء ہے اللہ تعالیٰ عزیزم سلّمہٗ کی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور عام مسلمانوں کے لئے اس کو نافع اور مفید بنائیں، آمین۔ وصلّی اللّٰہ تعالٰی علٰی النبي الکریم محمد وآله وأصحابه أجمعین۔

بندہ عبدالرؤف سکھروی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴۳۹/۹/۸ھ

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصدیق

نحمدہ و نصلي علٰی رسولہ الکریم، أما بعد،

عزیز القدر مولانا محمد سلمان سکھروی زید مجدہم کا شمار ہونہار علماء میں ہے، وہ جامعہ دارالعلوم کراچی میں تدریس اور دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی میں فتویٰ کی خدمت سے وابستہ ہیں، اور ما شاء اللہ اِن دینی خدمات میں منہمک رہتے ہیں۔انہوں نے حال میں دارالافتاء میں ایک مفصل فتویٰ شمسی سال اور قمری سال کی شرعی حیثیت کے بارے میں تحریر فرمایا تھا، جس میں معتبر حوالوں کیساتھ سنِ عیسوی کی حقیقت بھی واضح کی گئی ہے۔اب یہ فتویٰ رسالہ کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے، دل سے دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریر کو قبول فرمائیں، اور موصوف سلّمہٗ کو مزید مقبول دینی خدمات کی توفیق عطا فرماتے رہیں، آمین۔والسلام

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۱۴۳۹/۱۰/۲۶ھ

11-07-2018ش

www.sukkurvi.com

عرضِ حال

کچھ عرصہ پہلے ایک استفتاء جواب لکھنے کے لئے احقر کے سپرد ہوا، جس میں سائل نے نئے سال کی مبارکباد دینے اور نئے سال کے آغاز پر دعاءِ خیر کرنے کا حکم دریافت کرنے کیساتھ ساتھ ایک اہم ترین سوال یہ کیا تھا کہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ عیسوی سَن ہمارا نہیں ہے اور جنوری سے ہمارا نیا سال شروع نہیں ہوتا، کیا عیسوی سَن عیسائیوں کا ہے؟

ابتداء میں مروّجہ عیسوی کیلنڈر کی موجودہ شہرت کی بناء پر احقر کے ذہن میں یہی بات تھی کہ یہ عیسائیوں کا کیلنڈر ہے، یہ نہیں معلوم تھا کہ عیسائیوں نے ایک شمسی کیلنڈر کو بالکلیہ غلط طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخِ پیدائش کے حساب سے وضع کئے جانے کا دعویٰ کرتے ہوئے اُسے ایک عیسائی کیلنڈر کے طور پر دنیا میں مشہور کر رکھا ہے۔

www.sukkurvi.com

چنانچہ ابتداء میں احقر نے ''مروجہ عیسوی کیلنڈر کی اصل حقیقت'' سے کوئی تعرض کئے بغیر مذکورہ سوالوں کا مختصر جواب تحریر کر کے استادِ محترم حضرت مولانا مفتی محمود اشرف صاحب مدظلہم (استاذِ حدیث وفقہ ومفتی جامعہ دارالعلوم کراچی) کی خدمت میں برائے مشورہ واصلاح ورہنمائی پیش کیا، آپ نے جواب کی اصلاح فرماتے ہوئے مروجہ انگریزی عیسوی کیلنڈر کی اصل حقیقت کی طرف متوجہ فرمایا اور اس پر تحقیق کرنے کی ہدایت فرمائی اور ہمیشہ کی طرح اپنی عادتِ شریفہ کے مطابق کام آسان کرنے کے لئے خود ہی موضوع سے متعلق قرآنِ کریم کی متعدد آیاتِ کریمہ کی نشاندہی فرمائی اور اُن کی تفسیر وتشریح کے لئے معارف القرآن دیکھنے کا مشورہ دیا، اس کے علاوہ خاص اِس موضوع پر مستند کتاب ''تقویمِ تاریخی'' (مؤلفہ جناب عبدالقدوس ہاشمی صاحب، مطبوعہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد) کے مطالعہ کا مشورہ دیا۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے مذکورہ موضوع پر دس سے زیادہ صفحات پر مشتمل ایک تحریر مرتب کر کے آپ کی خدمت میں پیش کی، آپ نے اس تحریر میں متعدد مرتبہ ضروری اصلاح و ترمیم فرما کر اُسے ایک مفید تحریر بنادیا، اور بندہ کی اس معمولی کاوش پر بہت

WWW.SUKKURVI.COM

حوصلہ افزائی فرمائی اور بے شمار دعاؤں سے نوازا۔

دورانِ تحقیق احقر یہ تحریر اپنے والدِ ماجد حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم العالی (استاذِ حدیث وفقہ ومفتی جامعہ دارالعلوم کراچی) کو بھی دکھاتا رہا، آپ نے بھی اس میں اہم اصلاحات فرمائیں اور اس کی نوک پلک درست کی، اور موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر فرمایا کہ ''اب ماشاء اللہ جواب کافی وشافی ہوگیا، اور یہی سوال اور جواب ماھنامہ البلاغ میں دینا بھی مناسب ہے تاکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی فائدہ ہو''۔

بلاشبہ ان عظیم بزرگوں نے ایک ایسے مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جس میں مسلمانوں نے بالخصوص دورِ حاضر میں بڑی غفلت سے کام لیا ہے، آج سوائے مدارسِ عربیہ دینیہ اور بعض اسلامی ممالک، جیسے سعودی عرب وغیرہ کے عملاً قمری ہجری کیلنڈر رخصت ہوچکا ہے، ملک کے بعض اخبارات اگرچہ شمسی تاریخ کیساتھ ہجری تاریخ درج کرنے کا اہتمام کرتے ہیں لیکن عملی طور پر حکومتی اداروں اور عصری تعلیمی اداروں میں ہجری کلینڈر کا کوئی وجود نہیں، نتیجہ یہ ہے کہ عام مسلمان نہ صرف یہ کہ وہ ہجری تاریخ نہیں جانتے بلکہ اُنہیں اکثر اسلامی مہینوں کے نام تک یاد نہیں

www.sukkurvi.com

سوائے چند مشہور مہینوں کے جیسے محرم، رمضان وغیرہ۔

تاریخ خواہ قمری ہو یا شمسی (جسے عام طور پر عیسوی تاریخ سمجھا جاتا ہے) دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ چاند اور سورج کی حرکات سے وابستہ ہیں، مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے احکامِ شرع میں بنیادی طور پر قمری تاریخوں کو بطورِ فرض متعین فرمایا ہے، جیسے رمضان کے روزے، حج کے مہینے، ایامِ حج، زکوٰۃ، عدّت، محرم، شبِ براءت وغیرہ وہ سب رؤیتِ ہلال سے متعلق کئے گئے ہیں، اس لئے ہجری کیلنڈر شعائرِ اسلام میں سے ہے، اور اس کی حفاظت مسلمانوں پر فرضِ کفایہ قرار دی گئی ہے۔ اور شمسی تاریخ کے استعمال کو بھی ناجائز قرار نہیں دیا بلکہ اس کا اختیار ہے کہ کوئی شخص نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور عدت کے معاملہ میں تو قمری حساب شریعت کے مطابق استعمال کرے، مگر اپنے کاروبار، تجارت وغیرہ میں شمسی تاریخ استعمال کرے۔

موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر احقر نے استادِ محترم حضرت مولانا مفتی محمود اشرف صاحب مدظلہم کی خدمت میں اس مضمون کو کتابچہ کی شکل میں شائع کرنے کا خیال پیش کیا تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمانوں تک یہ سچ

www.sukkurvi.com

پہنچ سکے، تو آپ نے فرمایا کہ ''احقر کی پہلے سے یہ رائے تھی کہ یہ تحریر اب وقیع ہوگئی ہے، اُسے علیحدہ رسالہ کی شکل میں شائع کرنا بہت مناسب ہوگا''۔ بہرحال اِن بزرگوں کی اجازت سے بنامِ خدا اس مضمون کی اشاعت کی جارہی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور مسلمانوں کے لئے اُسے نافع اور مفید بنائیں، وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

احقر محمد سلمان سکھروی

۲۸ر شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ بمطابق ۱۵ر مئی ۲۰۱۸ش

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

سوال نمبر۱ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ عیسوی سَن ہمارا نہیں ہے اور جنوری سے ہمارا نیا سال شروع نہیں ہوتا، کیا عیسوی سَن عیسائیوں کا ہے؟

سوال نمبر۲ اسلام میں نئے سال (نیوائیر) منانے اور اُس کی مبارک باد دینے کا کیا حکم ہے؟ اور کیا نئے سال کے آغاز پر آنیوالی زندگی کے لئے دعاءِ خیر کرنا اور لوگوں کو کوئی نصیحت پر مبنی بات کہنے کی گنجائش ہے؟ مثلاً یہ کہ ہمیں خوش اس وجہ سے ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ۲۰۱۸ میں بھی زندگی دی ہے، اور اب ہمیں آخرت کی فکر کرنی چاہئے، اور "الدنیا مزرعة الآخرة" کو ذہن میں رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں، اور افسوس اس وجہ سے ہونا چاہئے کہ ہماری زندگی کا ایک سال مزید گھٹ گیا ہے مگر ہم آخرت کے لئے قابلِ ذکر نیکیاں نہیں کر پائے اور قبر کے مزید قریب ہوگئے۔ اس طرح کی بات لکھنے یا کہنے کی گنجائش ہے؟

مستفتی: عبدالرحیم

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ صورتِ مسئولہ میں سائل نے تحریر کیا ہے کہ ''اکثر لوگ کہتے ہیں کہ عیسوی سَن ہمارا نہیں ہے اور جنوری سے ہمارا نیا سال شروع نہیں ہوتا''، اس کے بارے میں اصل بات یہ ہے کہ مروّجہ عیسوی سَن نہ ہمارا ہے اور نہ عیسائیوں کا بلکہ یہ شمسی سال ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ آفتاب کی حرکات سے وابستہ ہے، جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے بیان کی جائے گی۔

''مروّجہ عیسوی کیلنڈر کی اصل حقیقت'' بیان کرنے سے پہلے بطورِ تمہید سمجھنا چاہئے کہ دنیا میں دو قسم کے سَن رائج ہیں، قمری اور شمسی، قمری سال کا تعلق چاند کی زمین کے گرد گردش سے ہے، زمین کے گرد چاند کے بارہ چکروں کی مجموعی مدت ۳۵۴ دن، ۴۸ منٹ، ۳۴ سیکنڈ ہوتی ہے، اسی مجموعی مدت کو قمری سال کہا جاتا ہے، اور یہی قمری سال مسلمانوں کے ہجری کیلنڈر میں شمار ہوتا ہے۔ اور شمسی سال کا تعلق زمین کی سورج کے گرد گردش سے ہے، زمین سورج کے گرد ایک بیضوی دائرہ پر اپنا ایک چکر ۳۶۵ دن،

www.sukkurvi.com

پانچ گھنٹوں، ۴۸ منٹ، اور ۴۶ سیکنڈ میں پورا کرتی ہے، اسی مجموعی مدت کو شمسی سال کہا جاتا ہے۔

مسلمانوں کا ہجری سال حضور اکرم جناب رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے شروع ہوتا ہے، یعنی جس سال آپ نے ہجرت فرمائی تھی اس سال کی پہلی محرم سے ۱ھ ہجری شمار کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سال کی تاریخ یکم محرم موجودہ گریگوری کیلنڈر کے بموجب جمعہ ۱۶/ جولائی ۶۲۲ء پڑتی ہے، اور یہ ۱ھ کی ابتداء ہے۔ آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ کے مقامِ قباء جس دن پہنچے اُس دن دوشنبہ ۸/ ربیع الاول ۱ھ ہجری تھا، جو موجودہ گریگوری کیلنڈر کے حساب سے ۲۰/ ستمبر ۶۲۲ء پڑتا ہے۔

(ماَخذہٗ: تقویمِ تاریخی، مؤلفہٗ: جناب عبدالقدوس ہاشمی صاحب)

مروّجہ عیسوی کیلنڈر کی اصل حقیقت

مروّجہ کیلنڈر جس کے مطابق نیا سال ۲۰۱۸ء شروع ہوا ہے، عرفِ عام میں سمجھا جاتا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے حساب سے وضع کیا گیا ہے، اس لئے اس کو عیسوی یا انگریزی کیلنڈر کہا جاتا ہے۔ اس کیلنڈر کے نقطۂ آغاز سے ماقبل کے زمانہ کو ما قبل المسیح اور مابعد

www.sukkurvi.com

کے زمانہ کو ما بعد المسیح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس کیلنڈر کو ''گریگوری کیلنڈر'' (The Gregorian Calendar) بھی کہا جاتا ہے، جو پاپائے گریگوری کی طرف منسوب ہے جو اٹلی کے علاقہ "Bologna" میں ۱۵۰۲ش میں پیدا ہوا اور کیتھولک چرچ کا ۱۵۷۲ش سے اپنی وفات ۱۵۸۵ش تک پوپ رہا، اس نے اس کیلنڈر میں اکتوبر ۱۵۸۳ش میں ترمیم کی، اور یہ کیلنڈر یورپ کی فتوحات اور دنیا کے اکثر علاقوں کے یورپی کالونیاں بننے سے پوری دنیا میں پھیل گیا، اور ۱۹۰۰ش میں ایک طرح سے عمومی (یونیورسل) کیلنڈر بن گیا، جو آج ساری دنیا میں رائج ہے۔

مروّجہ کیلنڈر (عیسوی کیلنڈر) کے بارے میں درجِ ذیل امور قابلِ تحقیق ہیں:

(۱).....کیا مروّجہ عیسوی کیلنڈر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش کے حساب سے وضع کیا گیا تھا؟

(۲).....کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخِ ولادت معلوم ہے؟

(۳).....کیا مذکورہ ہندسے اس بات کی درست نشاندہی کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کو دو ہزار اٹھارہ/۲۰۱۸ سال

www.sukkurvi.com

گذر چکے ہیں؟

(۴).....مروّجہ عیسوی کیلنڈر کی اصل حقیقت کیا ہے؟

مذکورہ بالا اُمور کے متعلق قدرے تفصیل درجِ ذیل ہے:

محققین کے نزدیک مذکورہ کیلنڈر کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے کوئی تعلق مستند اور صحیح روایات سے ثابت نہیں ہے، کیونکہ خود عیسائی مؤرخین و مصنفین اس بات کا کھل کر اعتراف کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش یا سال کا صحیح علم کسی کو نہیں، اور جب کسی واقعہ کا وقت ہی معلوم نہیں تو اس نامعلوم واقعہ کے لئے کوئی من گھڑت نقطۂ آغاز مقرر کر کے اس کے حساب سے سالوں کو شمار کرنا سراسر غلط ہے، معلوم ہوا کہ مروّجہ جعلی عیسوی کیلنڈر کے مطابق یہ دعویٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کو گویا دو ہزار اٹھارہ/۲۰۱۸ سال ہو چکے ہیں درست نہیں محض بے بنیاد ہے، لہذا ۲۰۱۸ کے موجودہ ہندسے صحیح نہیں۔ اسی طرح مذکورہ نامعلوم واقعہ کے ماقبل کے زمانہ کو ما قبل المسیح اور مابعد کے زمانہ کو ما بعد المسیح سے تعبیر کرنا بھی تعریفِ مجہول بالمجہول ہے جو معتبر نہیں۔

اس کے برخلاف مسلمانوں کا ہجری کیلنڈر جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ

WWW.SUKKURVI.COM

وسلم کی ہجرت کے سال سے شروع ہوا تھا اور اس کے مطابق سالوں کا نمبر شمار ۱۴۳۹ھ ہے، وہ سو فیصد درست اور قابلِ اطمینان ہے، کیونکہ واقعۂ ہجرت کا وقت معتبر و مستند روایات کی روشنی میں متعین ہے، اگر کوئی اختلاف ہے بھی تو وہ سال و ماہ کا اختلاف نہیں بلکہ دن اور تاریخ کا ہے جو بہت ہی معمولی ہے۔ اور توقیت کے لئے ہجری کیلنڈر کے نقطۂ آغاز سے مابعد کے زمانہ کو بتانے کے لئے جس طرح بعد الهجرة کے سنین مستعمل ہیں، اگر ہجرت کے زمانۂ ماقبل کے سنین کو ما قبل الهجرة سے تعبیر کیا جائے تو زیادہ صحیح اور حقیقت پر مبنی ہوگا۔

اور ہجری سال دراصل قمری سال ہے، جو انسانی تاریخ کے ابتدائی دور سے چلا آرہا ہے، کیونکہ پہلی تاریخ کے چاند کے طلوع ہونے اور چودھویں کا چاند بننے وغیرہ کا مشاہدہ ہر انسان کرتا چلا آرہا ہے، اسی لئے کہا جاتا ہے کہ شمسی سال کے بجائے قمری سال اصل ہے، کیونکہ وہ آنکھوں کے مشاہدہ پر مبنی ہوتا ہے جبکہ شمسی سال کے لئے حسابات اور کلینڈر کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

www.sukkurvi.com

مروّجہ عیسوی کیلنڈر دراصل شمسی کیلنڈر ہے

صحیح بات یہ ہے کہ مروّجہ عیسوی کیلنڈر دراصل شمسی کیلنڈر ہے، جسے عیسائیوں نے بالکلیہ غلط طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب منسوب کرکے اُسے عیسوی کیلنڈر بنالیا، کیونکہ زمین کی دوسری حرکت آفتاب کے گرد ایک بیضوی دائرہ پر ہوتی ہے جس کی وجہ سے موسم بدلتے رہتے ہیں، وہ اپنا ایک چکر ۳۶۵ دن کی مدت میں پورا کرتی ہے، اس مدت کو شمسی سال کہا جاتا ہے۔

اور جب یہ شمسی سال ہے تو اس کے ہندسے لکھتے وقت ''ء'' (ع) لکھنے کے بجائے ''ش'' لکھنا چاہئے، جیسے ۲۰۱۸ش۔

بہرحال مروّجہ شمسی کیلنڈر کو قدیم زمانہ سے مختلف اقوام اپنے مطلب کے مطابق اس میں رد و بدل کرکے اپنے نام سے منسوب کرتی چلی آئی ہیں، کسی زمانہ میں یہی شمسی کیلنڈر رومیوں نے اپنے نام سے بطور ''رومی کیلنڈر'' استعمال کیا، اور ''رومی کیلنڈر'' رومیوں نے شہرِ رومہ کی بنیاد رکھے جانے کے حساب سے شروع کیا تھا اور یہ چھٹی صدی عیسوی تک استعمال ہوتا رہا، بعد میں روما کی حکومت نے وقت کے بڑے پادری ''ڈیونیسس

www.sukurvi.com

ایکسی گھس'' (Dionysius Exiguss) کو ذمہ داری سونپی کہ وہ ایک کیلنڈر تیار کرے جو بجائے رومی کیلنڈر کے عیسوی کیلنڈر کہلائے، چنانچہ اس نے بھی ایک شمسی کیلنڈر کو غلط طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے سنہ عیسوی کی بنیاد ڈالی، اور بار بار ترمیم واضافہ سے اُسے اپنے مطلب کے مطابق بنایا، حالانکہ اُن کو معلوم تھا اور آج بھی وہ اس کا اقرار کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہے، اور آخری بار اس کیلنڈر میں پاپائے گریگوری کے حکم سے ترمیم ہوئی۔ پاپائے گریگوری نے جو ترمیم کی تھی اُسے تمام ملکوں نے ایک ہی وقت میں قبول نہیں کیا، مختلف ملکوں نے مختلف اوقات میں اس ترمیم کو قبول کر کے اپنے ممالک میں گریگوری کلینڈر جاری کیا۔ مثلاً انگلستان نے یہ کیلنڈر ۱۷۶۳ء میں اختیار کیا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش کا صحیح علم نہیں

نومبر کے آخری ہفتہ میں (۲۵ر نومبر ۲۰۱۲ء کے اخبارات کے مطابق) سابق پوپ بنی ڈکٹ نے اپنی کتاب میں واضح کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش ۲۵ر دسمبر اور جو پیدائشی سال مشہور ہے یہ

www.sukkurvi.com

صحیح نہیں، اس پر بعض حلقوں نے حیرانی کا اظہار کیا، جبکہ ان کا کہنا ٹھیک ہے اور حقائق اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

انسائیکلو پیڈیا آف برنانیکا کے مقالہ ''یسوع مسیح'' (Jesus Christ) میں لکھا ہے کہ ''حیاتِ مسیح پر لکھنے کی کوشش ترک کر دی جائے کہ اس کے لئے مواد موجود نہیں، اُن کی زندگی کے اُن دنوں کی تعداد ۵۰ سے زیادہ نہیں جن کے متعلق ہمارے پاس کچھ ریکارڈ ہے''۔.....عام طور پر معروف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش ۲۵ر دسمبر ہے، اور پوری دنیا میں اسی حوالے سے کرسمس کا دن منایا جاتا ہے،.....بشپ جارنس اپنی کتاب (Rise of Christianity) میں تحریر کرتے ہیں کہ ''اس تعین کا کوئی قطعی ثبوت نہیں کہ ۲۵ر دسمبر ہی مسیح کی پیدائش کا دن ہے''۔

مسیحی اشاعت خانہ ۳۶ فیروز پور روڈ لاہور کی شائع کردہ کتاب قاموس الکتاب (لغاتِ بائبل، مؤلفہ: ایف ایس خیر اللہ، پادری) میں ہے: عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ سنہ عیسوی کا آغاز یسوع مسیح کی پیدائش کی تاریخ سے ہوا، مسیح کی پیدائش کی تاریخ یا سال کا صحیح علم کسی کو نہیں، غالباً اُن کی پیدائش ۷۵۳ رومی سال میں ہوئی،.....اس رومی سال کے بارہ

www.sukkurvi.com

مہینے تھے، جو ۲۹ اور ۳۰ دن کے ہوتے ہیں، ہر سال اس میں کچھ اضافہ کیا جاتا تھا تا کہ شمسی سال اور سرکاری سال میں ہم آہنگی قائم رہے، لیکن بعض رومی افسروں نے جن کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ حساب کر کے دنوں کا اضافہ کریں، لاپرواہی کی، یوں قیصر جولیس (Julius Caesar) کے عہد میں شمسی اور سرکاری سال میں دو تین ماہ کا فرق پڑ گیا۔ (ماخذہٗ: مضمون ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کب پیدا ہوئے اور مروّجہ کیلنڈر کی حقیقت کیا ہے؟'' تحریر: جناب رانا محمد شفیق پسروی صاحب)

داستانِ ماہ وسال اور قمری مہینوں کی اہمیت

قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ ابتداء میں لوگ چاند ہی کے مہینے جانتے تھے، اور بارہ مہینوں کا سال شمار کرتے تھے، کیونکہ یہ جو دن رات ہوتے ہیں اِن کو شمار کرنے کے لئے چاند کے عروج وزوال کو معیار بنانے کے سوا کوئی چیز ایسی نظر ہی نہیں آتی جس سے شمار کیا جاسکے، صرف ایک بات ہر دیکھنے والے کو نظر آتی ہے وہ یہ کہ تیس یا اُنتیس دنوں کے بعد چاند بہت باریک سا دکھائی دیتا ہے، اس کے بعد سے روز بہ روز بڑھتا رہتا ہے اور پورا چاند روشن ہو جاتا ہے، اسی طرح روز بہ روز گھٹتا رہتا ہے اور گم ہو جاتا ہے، پھر دو

www.Sukkurvi.com

تین راتوں کے بعد باریک سا نمودار ہوتا ہے۔ جب بارہ مرتبہ اسی طرح چاند کا عروج و زوال ہو جاتا ہے تو یہ نظر آتا ہے کہ تقریباً وہی پچھلا موسم آجاتا ہے، اس طرح مہینے کے تیس یا اُنتیس دن ہوئے اور سال کے بارہ مہینے، اس حقیقت کی شناخت کے لئے نہ کسی فلکیاتی حساب کی ضرورت ہے اور نہ کسی رصدگاہ کی۔

دنیا اسی قاعدہ پر عمل کرتی رہی، البتہ سال کے شمار کے لئے کسی بڑے واقعہ کو ابتداء قرار دیکر حساب ہوتا رہا، کہیں کسی بڑے میلے ٹھیلے کو ابتداء قرار دیا گیا، اور کہیں کسی زلزلہ، سیلاب، جنگ یا کسی بادشاہ کی تخت نشینی کو۔ اس کے بعد انسانوں نے بڑے بڑے عبادت خانے بنائے، وہاں پروہت مقرر ہوئے، ان پروہتوں کو نذرانے پیش کئے جانے لگے، سالانہ مذہبی میلے ہونے لگے، پروہتوں نے لوگوں پر یہ پابندی عائد کی کہ وہ اپنی زرعی پیداوار کا ایک حصہ لاکر ان پروہتوں کی نذر کریں، صومعات، کلیساؤں اور بُت خانوں پر چڑھاوے چڑھادیں۔

جب یہ طریقہ رواج پا گیا تو محسوس ہوا کہ جن قمری تاریخوں میں نئی فصل تیار ہوتی ہے، تین چار سال کے بعد ٹھیک اُن ہی قمری تاریخوں میں

www.sukkurvi.com

وہ فصل تیار نہیں ملتی بلکہ ان کی تیاری میں ایک چاند (ایک مہینہ) کی دیر ہوتی ہے، اس لئے حسابیوں نے قمری تاریخوں میں ''کبیسہ'' کا طریقہ رائج کیا، اور شمسی سال کا حساب برابر کر دیا گیا۔

کبیسہ

''کبیسہ'' کا طریقہ یہ ہے کہ دو یا تین سال کے بعد ایک ماہ کا سال میں اضافہ کر کے سال کو بارہ مہینوں کی بجائے تیرہ مہینوں کا بنانے لگے۔ ابتداء میں تو قمری مہینوں کیساتھ ہی کچھ زائد دن لگا کر ایک مخلوط طریقۂ حساب رائج ہوا، جس کے ذریعہ بارہ قمری مہینوں کو موسمی سال شمسی کے برابر کر دیا گیا، جیسا کہ ہمیں ہندوستان، چین، اور قدیم مصری وشامی کیلنڈر میں نظر آتا ہے، اسی طرح کا کیلنڈر یہودیوں کا بھی ہے، اس کے بعد شمسی سال اور مہینوں کا حساب الگ الگ ہونے لگا، مذہبی امور کے لئے قمری حساب کسی نہ کسی قدر باقی رکھا گیا، مثلاً نصاریٰ کا ''ایسٹر''، ہندوؤں کی ''دیپاولی''، اور یہودیوں کا ''صومِ کبور'' اب بھی قمری حساب سے ہوتے ہیں۔ باقی کاروباری ضرورتوں کے لئے شمسی سال رائج ہو گیا۔

www.sukkurvi.com

قمری سال

آج کی دنیا میں قمری اور شمسی دونوں قسم کے سال کا شمار موجود ہے، قمری سال حقیقی ہے، یعنی چاند کے بارہ مرتبہ عروج وزوال کو ایک سال شمار کیا جاتا ہے، اس میں موسم کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا، کبھی یہ سال سردیوں میں شروع ہوتا ہے اور کبھی گرمیوں میں، کبھی بہار میں اور کبھی خزاں میں۔

چاند زمین کے گرد چکر لگاتا ہے، وہ دائرہ جس پر چاند زمین کے گرد چکر لگاتا ہے بالکل گول نہیں ہے، اس لئے چاند کبھی زمین سے قریب تر ہوتا ہے اور کبھی بعید تر، اسی طرح چاند کی رفتار ہر جگہ برابر نہیں ہوتی، کہیں تیز ہوتی ہے اور کہیں سست، اس لئے زمین کے گرد چاند کا چکر بھی ۳۰ دن میں مکمل ہوتا ہے اور کبھی ۲۹ دن میں، اسی طرح چاند کے مہینے کبھی ۲۹ کے ہوتے ہیں اور کبھی ۳۰ کے۔

زمین کے گرد چاند کے بارہ چکروں کی مجموعی مدت ۳۵۴ دن، ۴۸ منٹ، ۳۴ سیکنڈ ہوتی ہے، اس لئے ہر قمری سال اتنی ہی مدت کا ہوتا ہے، اس میں کسی حسابی کے زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں، کسی ایک مقام پر تیرہویں بار چاند اس سے کم مدت میں نظر آ ہی نہیں سکتا، یہ تو ممکن ہے کہ

www.sukkurvi.com

مطلع غبار آلود ہو یا بادل چھائے ہوئے ہوں تو چاند وقت پر نظر نہ آئے، لیکن یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اس سے کم مدت میں چاند نظر آئے۔ یہی قمری سال مسلمانوں کے ہجری کیلنڈر میں شمار ہوتا ہے۔

شمسی سال

زمین کی دو قسم کی حرکتیں ہیں، ایک اپنے محور پر جس کی وجہ سے رات دن ہوتے ہیں، یعنی نصف کرۂ زمین آفتاب کے سامنے ہوتا ہے، اور نصف آفتاب کی روشنی سے محروم رہتا ہے۔ دوسری حرکت آفتاب کے گرد ایک بیضوی دائرہ پر ہوتی ہے جس کی وجہ سے موسم بدلتے رہتے ہیں، زمین اس بیضوی دائرہ پر اپنا ایک چکر ۳۶۵ دن، پانچ گھنٹوں، ۴۸ منٹ، اور ۴۶ سیکنڈ میں پورا کرتی ہے، اس مدت کو شمسی سال کہا جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ مدت بارہ مساوی مہینوں پر قابلِ تقسیم نہیں ہے، اس لئے موجودہ شمسی عیسوی سال میں ۳۶۵ دنوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ سات مہینوں کے دن ۳۱، ۳۱ ہیں، چار مہینوں کے ۳۰، ۳۰ اور ایک مہینہ کے صرف ۲۸ رکھے گئے ہیں، اس طرح ۳۶۵ پورے کر لئے گئے ہیں، باقی رہے کسور تو اس کے لئے ہر چوتھے سال کے ماہِ فروری میں ایک دن کا

www.Sukkurvi.com

اضافہ کرلیا جاتا ہے، اور ۲۹ دن شمار کر لئے جاتے ہیں، لیکن حقیقتاً یہ تقسیم بھی کسور پر حاوی نہیں ہوتی، اسی لئے چار سو سال کے بعد موسم اور مہینے میں فرق پڑ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شمسی حساب کے کیلنڈر میں بار بار ترمیم ہوتی رہی ہے، اور ہمیشہ ہوتی رہے گی، کبھی دن بڑھانے پڑتے ہیں اور کبھی مہینوں میں اُلٹ پھیر کر کے سال کو نئے نقطہ سے شروع کرنا پڑتا ہے۔

سنۂ ہجری

عرب میں ہمیشہ سے قمری سال رائج تھا، اور مہینوں کے نام بھی یہی تھے، محرم، صفر وغیرہ، سال کے آخری مہینہ میں حج بھی ہوا کرتے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے زمانہ سے ان میں یہی طریقہ رائج تھا۔ اگرچہ حج کا اجتماع ایک مذہبی فریضہ کی ادائیگی کے لئے ہوتا تھا، لیکن عرب کے لوگ اس اجتماع سے تجارتی وثقافتی فائدے بھی اٹھاتے تھے، بڑے پیمانے پر کاروباری معاملات اور بڑے اجتماع بھی ہوتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ سے تقریباً سوا تین سو سال پہلے عرب کے لوگ بُت پرستی سے آشنا ہوئے، اور یہ مرض دیگر تمام خرابیوں کیساتھ نہایت تیزی

www.sukkurvi.com

کیساتھ عرب کے ہر گھر میں پھیل کر پوری طرح جاگزیں ہوگیا، اب حج ایک بُت پرستی کا میلہ بن گیا، اور طرح طرح کی رسومات کا رواج پڑ گیا۔

قمری مہینے موسموں کا ساتھ نہیں دیتے، اب جوانہوں نے دیکھا کہ حج کا وقت کبھی گرمی میں اور کبھی سردی میں آجاتا ہے، اس وقت نہ اُن کی فصلیں تیار ہوتی ہیں اور نہ جانوروں کے بچے خرید وفروخت کے لئے مہیا ہوتے ہیں، اس لئے ان لوگوں نے غالباً یہودیوں سے سیکھ کر ''کبیسہ'' کا طریقہ رائج کیا، یعنی دو یا تین سال کے بعد ایک ماہ کا سال میں اضافہ کرنے لگے، اس عملِ حسابی کو ہندوستان میں ''لونڈ'' کہتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ ہر تین سال کے بعد سال کو بارہ مہینوں کی بجائے تیرہ مہینوں کا بنادیتے ہیں، لیکن یہ مہینہ ہمیشہ سال کے آخر ہی میں نہیں بڑھاتے بلکہ باری باری سے ہر مہینہ کیساتھ اضافہ کیا جاتا ہے۔..... عرب دنیا میں یہ کام پہلے پہلے جس حساب داں نے انجام دیا تھا وہ قبیلہ کنانہ کا ایک شخص ''قلمس'' نامی تھا، اس کے بعد سے یہ طریقہ رائج ہوگیا تھا کہ قبیلہ کنانہ کا سردار حج کے اجتماع میں اعلان کردیا کرتا تھا کہ آئندہ حج کس ماہ میں ہوگا۔

مسلمانوں کا ہجری سال حضور اکرم جناب رسول اللہ ﷺ کی ہجرت

www.sukkurvi.com

سے شروع ہوتا ہے، یعنی جس سال آپ نے ہجرت فرمائی تھی اس سال کی پہلی محرم سے ۱ھ ہجری شمار کیا جاتا ہے، کیونکہ ماہِ محرم سے آپ نے ہجرت کی تیاری شروع فرمادی تھی البتہ آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ کے مقامِ قباء پر جس دن پہنچے تھے اس دن دوشنبہ ۸/ربیع الاول ۱ھ ہجری تھا، جو موجودہ گریگوری کیلنڈر کے حساب سے ۲۰/ستمبر ۶۲۲ش پڑتا ہے۔.....اس سال کی تاریخ یکم محرم موجودہ گریگوری کیلنڈر کے بموجب جمعہ ۱۶/جولائی ۶۲۲ش پڑتی ہے، اور یہ ۱ھ کی ابتداء ہے۔ (مأخذہٗ: تقویمِ تاریخی، مؤلفہٗ: جناب عبدالقدوس ہاشمی صاحب)

شمسی اور قمری حساب قرآنِ کریم کی روشنی میں

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَاناً (الأنعام-۹۶)﴾

اللہ تعالیٰ نے آفتاب و ماہتاب کے طلوع وغروب اور اُن کی رفتار کو ایک خاص حساب سے رکھا ہے، جس کے ذریعہ انسان سالوں مہینوں، دنوں اور گھنٹوں کا بلکہ منٹوں اور سیکنڈوں کا حساب بآسانی لگا سکتا ہے۔ یہ اللہ جل شانہٗ ہی کی قدرتِ قاہرہ کا عمل ہے کہ ان عظیم الشان نورانی کُروں

www.sukkurvi.com

اور اُن کی حرکات کو ایسے مستحکم اور مضبوط انداز سے رکھا ہے کہ ہزاروں سال گذر جانے پر بھی ان میں کبھی ایک منٹ ایک سیکنڈ کا فرق نہیں آتا، ان کی مشینری کو نہ کسی ورک شاپ کی ضرورت پڑتی ہے، نہ پُرزے گھسنے اور بدلنے سے کوئی سابقہ پڑتا ہے، یہ دونوں نُور کے کُرے اپنے اپنے دائرہ میں ایک معین رفتار کیساتھ چل رہے ہیں۔

قرآن کریم کے اس ارشاد نے اس طرف بھی اشارہ کردیا کہ سالوں اور مہینوں کا حساب شمسی بھی ہوسکتا ہے اور قمری بھی، دونوں ہی اللہ جَلَّ شانہٗ کے انعامات ہیں، یہ دوسری بات ہے کہ عام اَن پڑھ دنیا کی سہولت اور اُن کو حساب کتاب کی اُلجھن سے بچانے کے لئے اسلامی احکام میں قمری سَن وسال استعمال کئے گئے، اور چونکہ اسلامی تاریخ اور اسلامی احکام سب کا مدار قمری حساب پر ہے، اس لئے اُمّت پر فرض ہے کہ وہ اس حساب کو قائم اور باقی رکھے، دوسرے حساباتِ شمسی وغیرہ اگر کسی ضرورت سے اختیار کئے جائیں تو کوئی گناہ نہیں، لیکن قمری حساب کو بالکل نظر انداز اور محو کردینا گناہِ عظیم ہے، جس سے انسانوں کو یہ بھی خبر نہ رہے کہ رمضان کب آئے گا اور ذی الحجہ اور محرم کب۔

www.sukkurvi.com

شرعی احکام میں قمری تاریخ کا حساب ہی متعین ہے

سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ الخ (البقرة-۱۸۹)﴾

شریعتِ اسلام میں عموماً قمری سن، مہینہ اور تاریخوں کا اعتبار کیا گیا ہے، پھر وہ عبادات جن کا تعلق کسی خاص مہینے اور اس کی تاریخوں سے ہے، جیسے رمضان کے روزے، حج کے مہینے، ایامِ حج، زکوٰۃ، عدت، محرم، شبِ براءت وغیرہ، وہ سب رؤیتِ ہلال سے متعلق کئے گئے ہیں اور ان میں قمری حساب کو بطور فرض متعین کر دیا گیا ہے، اور عام معاملات، تجارت وغیرہ جو عبادتِ اسلامی کا ذریعہ اور ایک طرح کے اسلامی شعار ہیں، ان میں بھی قمری حساب ہی کو پسند کیا، اگرچہ شمسی حساب کو بھی ناجائز قرار نہیں دیا، بلکہ اس کا اختیار ہے کہ کوئی شخص نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور عدت کے معاملہ میں تو قمری حساب شریعت کے مطابق استعمال کرے، مگر اپنے کاروبار، تجارت وغیرہ میں شمسی استعمال کرے۔ شرط یہ ہے کہ مجموعی طور پر مسلمانوں میں قمری حساب جاری رہے تاکہ رمضان اور حج وغیرہ کے اوقات معلوم ہوتے رہیں، ایسا نہ ہو کہ اسے جنوری، فروری وغیرہ کے سوا

www.sukkurvi.com

کوئی مہینے ہی معلوم نہ ہوں، کیونکہ ایسا کرنے میں عبادات، روزہ وحج وغیرہ میں خلل لازم آتا ہے، جیسا کہ اس زمانہ میں عام دفتروں اور کاروباری اداروں بلکہ نجی اور شخصی مکاتبات میں بھی شمسی حساب کا ایسا رواج ہوگیا ہے کہ بہت سے لوگوں کو اسلامی مہینے بھی پورے یاد نہیں رہے، یہ شرعی حیثیت کے علاوہ غیرت قومی وملّی کا بھی دیوالیہ پن ہے، اگر دفتری معاملات میں جن کا تعلق غیر مسلموں سے بھی ہے ان میں صرف شمسی حساب رکھیں، باقی نجی خط وکتابت اور روزہ مرہ کی ضروریات میں قمری اسلامی تاریخوں کا استعمال کریں تو اس میں فرض کفایہ کی ادائیگی کا ثواب بھی ہوگا، اور اپنا قومی شعار بھی محفوظ رہے گا۔

قمری تاریخوں کو یاد رکھنا فرضِ کفایہ ہے

چونکہ احکامِ اسلام کا دارومدار قمری حساب پر ہے اس لئے فقہاء رحمہم اللہ نے قمری حساب باقی رکھنے کو مسلمانوں کے ذمہ فرضِ کفایہ قرار دیا ہے، تاکہ مسلمانوں کو معلوم رہے کہ رمضان کے روزے کب شروع ہوں گے اور حج کے ایام کب آئیں گے وغیرہ۔ اور اس میں بھی شبہ نہیں کہ سنتِ انبیاء اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین میں قمری ہی حساب

www.sukkurvi.com

استعمال کیا گیا ہے، اس کا اتباع موجبِ برکت وثواب ہے۔

شرعی احکام میں قمری تاریخ کی حکمت

شریعتِ اسلام نے چاند کے حساب کو اس لئے اختیار فرمایا کہ اس کو ہر آنکھوں والا افق پر دیکھ کر معلوم کرسکتا ہے، عالم، جاہل، دیہاتی، جزیروں، پہاڑوں کے رہنے والے جنگلی سب کے لئے اس کا علم آسان ہے، بخلاف شمسی حساب کے کہ وہ آلاتِ رصدیہ اور قواعدِ ریاضیہ پر موقوف ہے، جس کو ہر شخص آسانی سے معلوم نہیں کرسکتا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ متعین ہے

سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ الخ (التوبة-۳۶)﴾، یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ متعین ہے، اس میں کسی کو کمی بیشی کا کوئی اختیار نہیں۔ اور یہ بات ازل سے لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی تھی، لیکن یہ مہینوں کی ترتیب اور تعیین اس وقت عمل میں آئی جب آسمان وزمین پیدا کئے گئے۔

www.sukkurvi.com

انبیاء علیہم السلام کے شرائع میں تاریخ کا حساب رات سے ہوتا ہے

﴿ وَوَاعَدنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيلَةً وَأَتمَمنَاهَا بِعَشرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَربَعِينَ لَيلَةً (الأعراف-١٤٢) ﴾

انبیاء علیہم السلام کے شرائع میں تاریخ کا حساب رات سے ہوتا ہے، کیونکہ اس آیت میں بھی تیس دن کے بجائے تیس راتوں کا ذکر فرمایا ہے، وجہ یہ ہے کہ شرائعِ انبیاء میں مہینے قمری معتبر ہیں، اور قمری مہینہ کا شروع چاند دیکھنے سے ہوتا ہے وہ رات ہی میں ہوسکتا ہے، اس لئے مہینہ رات سے شروع ہوتا ہے، پھر اس کی تاریخ غروبِ آفتاب سے شمار ہوتی ہے، جتنے آسمانی مذاہب ہیں ان سب کا حساب اسی طرح قمری مہینوں سے اور شروع تاریخ غروبِ آفتاب سے اعتبار کی جاتی ہے۔ قرطبی نے بحوالہ ابنِ عربی نقل کیا ہے کہ "حسابُ الشمسِ للمنافع وحسابُ القمر للمناسِكِ"۔

نظامِ شمسی اور قمری اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتیں ہیں

﴿الشَّمسُ وَالقَمَرُ بِحُسبَانٍ (الرحمن-٥)﴾ انسان کے لئے حق

www.sukkurvi.com

تعالیٰ نے جو نعمتیں زمین و آسمان میں پیدا فرمائی ہیں اِس آیت میں علویات میں سے شمس و قمر کا ذکر خصوصیت سے شاید اس لئے کیا ہے کہ عالمِ دنیا کا سارا نظامِ کار ان دونوں سیاروں کی حرکات اور اُن کی شعاعوں سے وابستہ ہے۔..... شمس و قمر کی حرکات جن پر انسانی زندگی کے تمام کاروبار موقوف ہیں، رات دن کا اختلاف، موسموں کی تبدیلی، سال اور مہینوں کی تعیین، ان کی تمام حرکات اور دوروں کا نظامِ محکم ایک خاص حساب اور اندازے کے مطابق چل رہا ہے،..... ان میں سے ہر ایک کے دورہ کا الگ الگ حساب ہے، مختلف قسم کے حسابوں پر یہ نظام شمسی اور قمری چل رہا ہے، اور حساب بھی ایسا محکم و مضبوط کہ لاکھوں سال سے اس میں ایک منٹ، ایک سیکنڈ کا فرق نہیں آیا۔

نیا سال منانے اور اُس کی مبارکباد دینے کا حکم

۲۔ اسلام میں نیا سال (نیو ایئر) منانے کا کوئی تصور نہیں، خواہ وہ شمسی سال ہو یا قمری، لہٰذا مسلمانوں کے لئے عیسائیوں کو نئے سال (نیو ائیر) کی مبارکباد دینا چونکہ اُن کے غلط عقیدہ کی تائید کرنا ہے اس لئے درست نہیں، اور نئے سال کو مروّجہ طریقہ پر منانا، اور اس سلسلہ میں منعقدہ

www.sukkurvi.com

تقریبات میں شریک ہونا، جو عموماً بے شمار منکرات پر مبنی ہوتی ہیں جائز نہیں۔

نئے سال کے آغاز پر دعاءِ خیر کرنے کا حکم

البتہ قمری سال ہو یا شمسی سال اس کی ابتداء میں اگر انسان آنیوالے سال اور آنیوالی زندگی کے لئے خیر کی دعاء کرے تو وہ اگرچہ شریعت سے ثابت نہیں لیکن بظاہر اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ہر ماہ کے شروع اور ہر رات کے شروع اور ہر دن کے شروع کے وقت کی دعائیں مستند احادیث سے ثابت ہیں جو درجِ ذیل ہیں، نیز ایسے موقعہ پر دین کی کوئی نصیحت پر مبنی بات کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مہینہ کے آغاز کی دعاء

"اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ".

ترجمہ

یا اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی، اسلام اور آپ

www.sukkurvi.com

کے پسندیدہ اعمال کی توفیق لے کر طلوع فرمایئے! (اے چاند!) میرا اور تیرا دونوں کا پروردگار اللہ ہے۔

رات کے آغاز کی دعاء

اللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، وأَعُوْذُ بِكَ من شَرِّ هذه اللَّيْلَةِ وشَرِّ ما بعدَها".

ترجمہ

یا اللہ! میں آپ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں، اور اس رات اور اس کے بعد کے زمانہ کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

دن کے آغاز کی دعاء

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ خَيْرَ هَذَا اليَومِ فَتْحَهُ وَنَصرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِن شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعدَهُ".

ترجمہ

یا اللہ! میں آپ سے اِس دن کی بھلائی مانگتا ہوں، مقاصد میں

www.sukkurvi.com

کامیابی، دشمن کے مقابلہ میں مدد، نور، برکت اور ہدایت مانگتا ہوں، اور اس میں اور اس کے بعد والے دن میں جو شر ہے اس سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ واللہ اعلم

احقر محمد سلمان سکھروی

محمد سلمان سکھروی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸ شعبان ۱۴۳۹ھ

۱۵ مئی ۲۰۱۸ء ش

الجواب صحیح

عبدالرؤف سکھروی

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸ شعبان ۱۴۳۹ھ

۱۵ مئی ۲۰۱۸ء ش

الجواب صحیح

محمود اشرف عثمانی

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸ شعبان ۱۴۳۹ھ

15 مئی 2018ء ش

www.sukkurvi.com

مآخذ ومراجع

مذکورہ بالا تحقیقی مواد درجِ ذیل مصادر سے ماخوذ ہے:

۱۔ ''تقویم تاریخی''، مؤلفہ جناب عبدالقدوس ہاشمی صاحب

۲۔ مضمون ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کب پیدا ہوئے اور مروّجہ کیلنڈر کی حقیقت کیا ہے؟''، تحریر: جناب رانا محمد شفیق پسروی صاحب

۳۔ (معارف القرآن، ۴۰۴/۳، سورۂ انعام، شمسی اور قمری حساب، ﴿والشَّمسَ وَالقَمَرَ حُسبَانًا (الأنعام-۹۶)﴾)

۴۔ (معارف القرآن، ۴۶۴/۱، ﴿يسئلونك عن الأهلة قل هي مواقيت للناس الخ (البقرة-۱۸۹)﴾، سورۂ بقرہ، قمری اور شمسی حساب کی شرعی حیثیت)

۵۔ (معارف القرآن، ۳۶۸/۴، سورۂ توبہ، ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثنَا عَشَرَ شَهرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَومَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرضَ مِنهَا أَربَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ القَيِّمُ (التوبة-۳۶)﴾)

۶۔ (معارف القرآن، ۵۷/۴، ﴿وَوَاعَدنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيلَةً وَأَتمَمنَاهَا بِعَشرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَربَعِينَ لَيلَةً

www.sukkurvi.com

(الأعراف-۱٤۲) ﴾ عبادات میں قمری حساب معتبر ہے، دنیوی معاملات میں شمسی حساب کی گنجائش ہے)

۷۔ (معارف القرآن ۸/۲۴۴، ﴿الشَّمسُ وَالقَمَرُ بِحُسبَانٍ (الرحمن-۵)﴾)

۸۔ (معارف القرآن ۴/۵۰۴، ﴿وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالحَقِّ يُفَصِّلُ الآيَاتِ لِقَومٍ يَعلَمُونَ. (یونس-۵)﴾)

۹۔ (آسان ترجمۂ قرآن ۱/۵۷۷، سورۂ توبہ، ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثنَا عَشَرَ شَهرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ (التوبة-۳۶)﴾ اس آیت کے تحت شیخ الاسلام صاحب مدظلہم فرماتے ہیں:.....اس کے علاوہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حج چونکہ مختلف موسموں میں آتا تھا، اس لئے بعض مرتبہ وہ موسم ان کی تجارت کے لئے سازگار نہیں ہوتا تھا تو وہ حج ذوالحجہ کے بجائے کسی اور مہینے میں کرلیا کرتے تھے، اور اُس کے لئے انہوں ''کبیسہ'' کا ایک حساب بھی گھڑ لیا تھا، جس کی تفصیل امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں بیان فرمائی ہے، اور حافظ ابن جریرؒ کی بعض روایات سے بھی ان کی تائید ہوتی ہے۔ مہینوں کو آگے پیچھے

www.Sukkurvi.com

کرنے کی اس رسم کو ''نسیئ'' کہا جاتا تھا جس کا ذکر آیت نمبر ۳۷ میں آرہا ہے۔ ص: ۵۷۸: یعنی مہینوں کو آگے پیچھے کر کے انہوں نے چار مہینے کی گنتی تو پوری کر دی، لیکن ترتیب بدلنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس مہینے میں واقعۃً اللہ تعالیٰ نے لڑائی حرام قرار دی تھی، اس میں انہوں نے لڑائی کو حلال کر لیا۔

۱۰۔ (سنن الترمذي، باب ما يقول عند رؤية الهلال، عن طلحة بن عبيد الله أن النبي صلّى الله عليه وسلم كان إذا رأى الهلال قال: "اللهم أهله علينا.....الخ)

۱۱۔ ("اللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ الخ" صحيح مسلم، حدثنا عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود الخ"، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل)

۱۲۔ ("اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا اليَومِ فَتْحَهُ الخ"، سنن أبي داود، باب ما يقول اذا أصبح)

www.sukkurvi.com

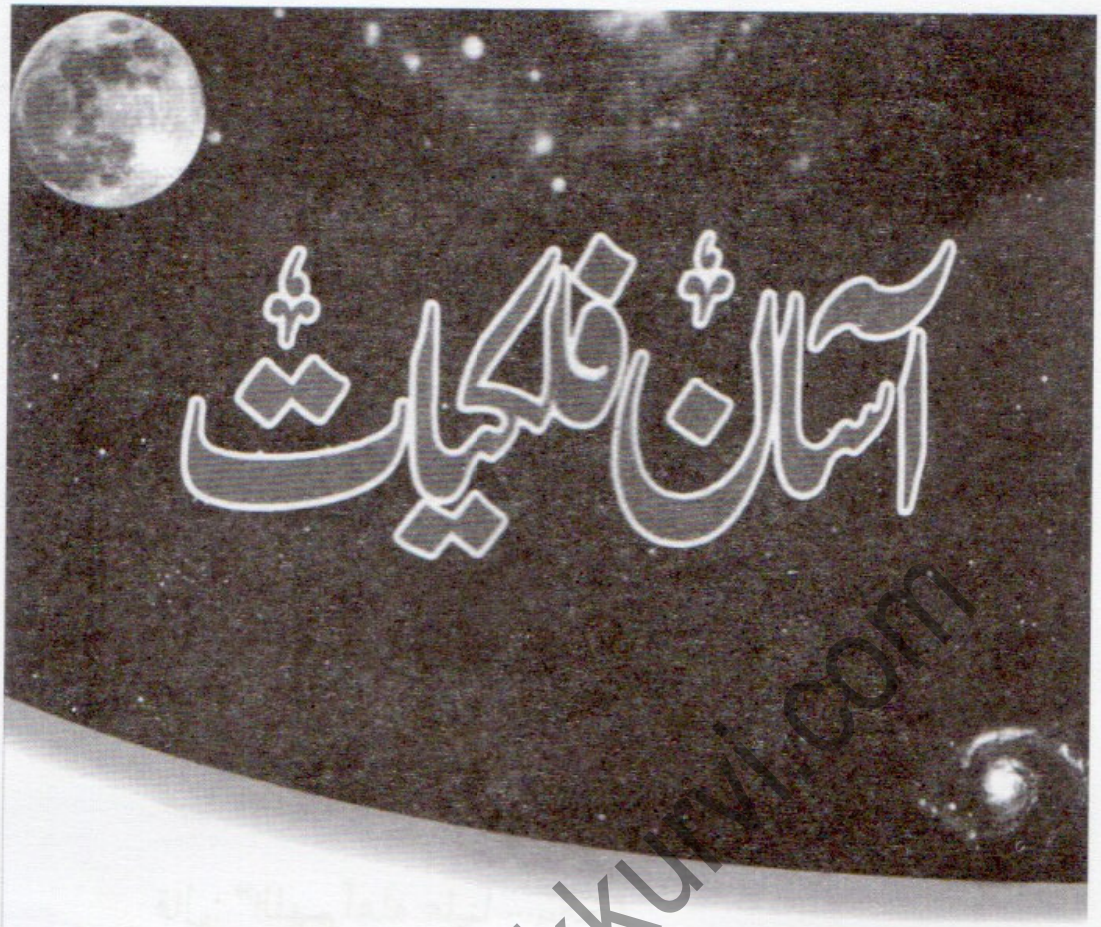

آسان فلکیات

ڈاکٹر مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب

مُصدقہ

پروفیسر عبد اللطیف صاحب

سید شبیر احمد کاکاخیل صاحب

مُفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.ukkuni.com

مکتبۃ الاسلام کراچی سے شائع شدہ
مولانا محمد سلمان سکھروی صاحب
کی دیگر تصانیف

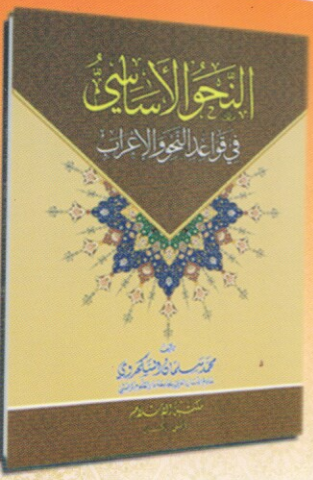

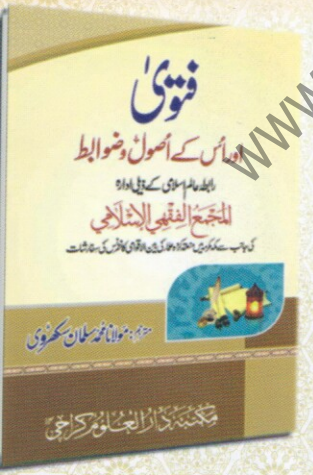

www.sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی